نمازِ تہجد

تشکر و عبودِیت کا مظہر

مولانا محمد طارق نعمان (مانسہرہ)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نمازِ تہجد کے لیے حاضری دینا یہ ایک ایسا عمل ہے جس کی وجہ سے انسان دنیا میں بڑے بڑے مرتبے حاصل کر لیتا ہے۔ رات کی تنہائی میں بندہ راحت اور آرام کو چھوڑ کر سردی اور گرمی کی شدت برداشت کر کے وضو کر کے جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ اپنے بندوں کو اپنے قرب ولطف سے مالا مال فرما دیتا ہے۔ فرائض کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نمازِ تہجد ہے۔

نمازِ تہجد کی فضیلت قرآنِ مجید کی روشنی میں

قرآن پاک میں کئی مقامات پر اس نماز کی اہمیت وفضلیت بیان ہوئی ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❶-ترجمہ: ’’اور (رحمان کے بندے وہ ہیں) جو راتیں اِس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں اور (کبھی) قیام میں۔‘‘ (سورۃ الفرقان: ۶۴)

❷-’’بھلا (کیا ایسا شخص اس کے برابر ہوسکتا ہے) جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدے میں، کبھی قیام میں، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے پروردگار سے رحمت کا امیدوار ہے؟ کہو کہ: کیا وہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے، سب برابر ہیں؟۔‘‘ (سورۃ الزمر: ۹)

❸-’’اور رات کے اوقات میں بھی تسبیح کرو اور دِن کے کناروں میں بھی، تاکہ تم خوش ہو جاؤ۔‘‘ (سورۂ طہٰ: ۱۳۰)

❹-’’بے شک رات کے وقت اٹھنا ہی ایسا عمل ہے جو جس سے نفس اچھی طرح کچلا جاتا ہے اور

بات بھی بہتر طریقے پر کہی جاتی ہے۔‘‘ (سورۃ المزمل:۶)

❺ - ’’اے پیغمبر! تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات (تہجد کی نماز کے لیے) کھڑے ہوتے ہو اور تمہارے ساتھیوں میں سے بھی ایک جماعت (ایسا ہی کرتی ہے)۔‘‘ (سورۃ المزمل:۲۰)

❻ - ’’اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو، جو تمہارے لیے ایک اضافی عبادت ہے، اُمید ہے کہ تمہارا پروردگار تمہیں مقامِ محمود تک پہنچائے گا۔‘‘ (بنی اسرائیل:۷۹)

نمازِ تہجد کی فضیلت احادیثِ نبویہ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کے فرامینِ مبارکہ میں بھی تہجد کی نماز پڑھنے کے بے شمار فضائل اور مختلف قسم کی ترغیبات وارد ہوئی ہیں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

① - ’’جب حضور اقدس ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپ ﷺ کی طرف دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ حضور ﷺ تشریف لائے ہیں، میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا، تاکہ دیکھوں (کہ واقعی آپ ﷺ نبی ہیں یا نہیں؟) میں نے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک دیکھ کر کہا کہ: یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں ہوسکتا۔ وہاں پہنچ کر جو سب سے پہلا ارشاد حضور ﷺ کی زبان سے سنا، وہ یہ تھا کہ لوگو! آپس میں سلام کا رواج ڈالو اور (غرباء کو) کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات کے وقت جب سب لوگ سوتے ہوں (تہجد کی) نماز پڑھا کرو، تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔‘‘ (قیام اللیل)

② - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والا روزہ اللہ کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات (تہجد) کی نماز ہے۔‘‘ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم)

③ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب رات کے وقت آدمی اپنی بیوی کو جگائے اور دونوں دو رکعتیں پڑھیں یا ایک دو رکعت پڑھے تو وہ اللہ کا ذکر کرنے والوں اور ذکر کرنے والیوں میں سے لکھ دیئے جاتے ہیں۔‘‘ (سنن ابوداؤد، کتاب التطوع، باب قیام اللیل، وصححہ الالبانی فی صحیح سنن ابی داؤد:۱۳۰۹)

④ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم میں سے ہر ایک کی گدی پر جب وہ سوتا ہے تو شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے، ہر گرہ پر یہ کہتا ہے کہ تیرے لیے رات بہت لمبی ہے، پس خوب سو۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ وضو بھی کر لیتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ نماز بھی پڑھ لیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ صبح اس حال میں

کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش اور پاکیزہ نفس ہوتا ہے، ورنہ اس کی صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ وہ خبیث النفس اور سست ہوتا ہے۔'' (صحيح البخاري، كتاب التهجد، باب عقد الشيطان على قافية الرأس إذا لم يصل بالليل، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها)

⑤-حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں (جو آبگینوں کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں) ان کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کن لوگوں کے لیے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اچھی طرح سے بات کریں، اور (غرباء) کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزے رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں، جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔'' (ترمذی، ابن ابی شیبہ)

⑥-حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''تم رات کے جاگنے کو لازم پکڑو، کیوں کہ یہ تم سے پہلے صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کا ذریعہ ہے اور گناہوں کے لیے کفارہ ہے، اور گناہوں سے روکنے اور حسد سے دور کرنے والی چیز ہے۔'' (قیام اللیل)

⑦-حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''تین قسم کے آدمیوں سے حق تعالیٰ شانہ بہت خوش ہوتے ہیں: ایک اس آدمی سے جو رات کو (تہجد کی نماز کے لیے) کھڑا ہو، دوسرے اس قوم سے جو نماز میں صف بندی کرے، اور تیسرے اس قوم سے جو جہاد میں صف بنائے (تاکہ کفار سے مقابلہ کرے)۔'' (قیام اللیل)

⑧- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر رات اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمانِ دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے، جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، تو وہ فرماتا ہے: کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا، تاکہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اسے عطا کروں؟ کون ہے مجھ سے استغفار کرنے والا، تاکہ میں اس کی مغفرت کروں، (یہ وقت نمازِ تہجد کا ہی ہوتا ہے جس وقت باری تعالیٰ یہ صدا لگاتا ہے)۔

نمازِ تہجد کی نیت کا طریقہ

نمازِ تہجد کی ہو یا کوئی بھی، اس کی نیت کے لیے زبان سے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں ہے، بس دل میں یہ نیت کافی ہے کہ میں تہجد کی نماز ادا کر رہا ہوں، اور الفاظ ادا کرنے ہوں تو تہجد کی نیت اس طرح کرے: ''نويت أن أصلي ركعتي صلاةِ التهجدِ سنة النبيِ صلى الله عليه وسلم'' یا اپنی زبان میں یوں نیت کرے کہ: ''میں دو رکعت تہجد کی نماز پڑھ رہا ہوں۔'' اللہ اکبر! نیز اگر رات کو صرف نفل نماز کی نیت سے نماز

پڑھے گا، تب بھی تہجد کی نماز ہوجائے گی۔

نمازِ تہجد کا وقت

تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق سے پہلے پہلے تک رہتا ہے، بہتر یہ ہے کہ آدھی رات گزرنے کے بعد تہجد کی نماز پڑھی جائے، باقی عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے کسی بھی وقت تہجد کی نماز پڑھنے سے تہجد کی نماز ہوجائے گی، نیز تہجد کے لیے سونا شرط نہیں ہے، البتہ رات کے آخری پہر میں پڑھنا افضل ہے۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ''معارف القرآن'' میں لکھتے ہیں:

لفظ تہجد ''ھجود'' سے مشتق ہے، اور یہ لفظ دو متضاد معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی سونے کے بھی آتے ہیں اور جاگنے بیدار ہونے کے بھی۔ اسی رات کی نماز کو اصطلاحِ شرع میں نمازِ تہجد کہا جاتا ہے، اور عموماً اس کا مفہوم یہ لیا گیا ہے کہ کچھ دیر سوکر اُٹھنے کے بعد جو نماز پڑھی جائے، وہ نمازِ تہجد ہے، لیکن تفسیرِ مظہری میں ہے کہ مفہوم اس آیت ''ومن اللیل فتھجد بہٖ'' کا اتنا ہے کہ رات کے کچھ حصہ میں نماز کے لیے سونے کو ترک کردو، اور یہ مفہوم جس طرح کچھ دیر سونے کے بعد جاگ کر نماز پڑھنے پر صادق آتا ہے، اسی طرح شروع ہی میں نماز کے لیے نیند کو مؤخر کرکے نماز پڑھنے پر بھی صادق ہے، اس لیے نمازِ تہجد کے لیے پہلے نیند ہونے کی شرط قرآن کا مدلول نہیں، پھر بعض روایاتِ حدیث سے بھی تہجد کے اسی عام معنی پر استدلال کیا ہے۔ امام ابن کثیرؒ نے حضرت حسن بصریؒ سے نمازِ تہجد کی جو تعریف نقل کی ہے، وہ بھی اسی عموم پر شاہد ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں: ''حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ نمازِ تہجد ہر اس نماز پر صادق ہے جو عشاء کے بعد پڑھی جائے، البتہ تعامل کی وجہ سے اس کو کچھ نیند کے بعد پر محمول کیا جائے گا۔''

اس کا حاصل یہ ہے کہ نمازِ تہجد کے اصل مفہوم میں ''بعد النوم'' ہونا شرط نہیں، اور الفاظِ قرآن میں بھی یہ شرط موجود نہیں، لیکن عموماً تعامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا یہی رہا ہے کہ نمازِ آخر رات میں بیدار ہوکر پڑھتے تھے، اس لیے اس کی افضل صورت یہی ہوگی۔

نمازِ تہجد کی رکعات

اکثر و بیشتر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد آٹھ رکعات تھیں، اسی وجہ سے فقہاء حنفیہ نے فرمایا ہے کہ تہجد میں افضل آٹھ رکعات ہیں؛ تاہم اگر کوئی شخص محض دو یا چار رکعات تہجد ادا کرتا ہے تو یہ بھی درست ہے اور ایسا شخص تہجد پڑھنے والا شمار ہوگا۔

باقی تہجد نفل نماز ہے، اور نفل نماز دو دو رکعت ہے، یعنی جفت عدد میں ہی ادا کی جاتی ہے، نفل نماز طاق عدد میں ادا نہیں کی جاتی، بعض احادیث میں اس کی ممانعت منقول ہے، ہاں! جس شخص کا معمول تہجد کی

نماز ادا کرنے کا ہو، اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ نمازِ وتر عشاء کے متصل بعد نہ پڑھے، بلکہ تہجد کے آخر میں نمازِ وتر ادا کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول بھی یہی تھا کہ نمازِ تہجد کے آخر میں وتر ادا فرماتے تھے، اس لیے بہت سی روایات میں طاق عدد کا ذکر ملتا ہے، درحقیقت وہ طاق عدد نمازِ تہجد کا نہیں، بلکہ تہجد مع وتر کا ہے۔

اہتمامِ نمازِ تہجد کے لیے تدابیر

جو شخص اس سعادت سے بہرہ مند ہونا چاہتا ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد، دیگر مشاغل میں اپنے آپ کو مصروف نہ رکھے۔ عشاء کے بعد کوئی میٹنگ نہ رکھے، کسی سے ملنے نہ جائے، دیر تک مطالعہ نہ کرے، کسی کو رات دیر گئے مدعو نہ کرے (الا یہ کہ کوئی شدید حاجت اور ضرورت ہو، یا کسی اضطراری صورت حال سے دو چار ہونا پڑے) عام دنوں اور عام حالات میں، اپنے ان معمولات پر سختی سے عمل کرے، ورنہ اندیشہ رہتا ہے کہ آدمی اس نعمتِ عظمی سے محروم ہو جائے گا۔ نمازِ تہجد کے اہتمام کے لیے ضروری ہے کہ نمازِ تہجد کی اہمیت اور فضیلت کا علم اور احساس ہو۔

اہتمامِ تہجد کی ایک اور اہم تدبیر یہ بھی ہے کہ بندہ اپنی موت کو یاد کرتا رہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو (نہ جانے کب موت آجائے) اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے غنیمت جانو اور اپنی زندگی میں اپنی موت کے لیے کچھ حاصل کرلو۔'' (صحیح بخاری، حدیث: ۶۴۱۵)

مومن کو چاہیے کہ سونے سے پہلے سونے کے مسنون اذکار پڑھ لے، بالخصوص آیت الکرسی پڑھ لے، تاکہ شیطان کے شر سے محفوظ ہو جائے اور جلد سو کر جلد بیدار ہو جائے۔

اہتمامِ تہجد کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ رات میں زیادہ کھا کر نہ سوئے اور دوپہر کے بعد تھوڑی دیر کے لیے قیلولہ ضرور کرلے۔ یہ قیلولہ نمازِ تہجد کے لیے اُٹھنے میں نہایت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا تدبیروں کو اختیار کرنے سے اُمید کی جاسکتی ہے کہ انسان نماز تہجد کا باقاعدگی سے اہتمام کر سکے گا۔ شب بیداری اور سحر خیزی ہمیشہ صالحین کا شعار رہا ہے۔ علامہ اقبالؒ بطور تحدیثِ نعمت اپنی سحر خیزی کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نمازِ تہجد پڑھنے کی توفیق عطا فرما کر مستقل اس پر عمل پیرا فرمادے۔
(آمین یارب العالمین!)